حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

کے چند ایمان افروز واقعات

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا یومیہ معمول: 3

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور تواضع: 4

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ایفائے عہد: 7

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور مسئلہ توسل: 8

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور مزاح: 9

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا آخری خطبہ: 10

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود اور مطلوب ہے۔ قرآن کریم کی تصریحات کے مطابق جن خوش قسمتوں کو اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ دولت نصیب ہوگئی اور آج ہر مسلمان ان کے اسمائے مبارکہ کے ساتھ بطور دعا اسے رضا کا تذکرہ کرتا ہوئے انہیں رضی اللہ عنہم کہتا ہے وہ حضرات صحابہ واہل بیت کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی مقدس جماعت کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما ہیں آپ رضی اللہ عنہ کی زندگی کے چند ایمان افروز واقعات ذکر کیے جاتے ہیں جن سے ہمیں عملی زندگی کے خطوط متعین کرنے میں رہنمائی ملتی ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا یومیہ معمول:

آپ رضی اللہ عنہ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد ان ممالک کی رپورٹیں سنتے جو آپ کی سلطنت میں شمار ہوتے تھے، اس کے بعد کثرت کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت فرماتے، پھر گھر تشریف لے جاتے اور ضروری احکامات جاری فرماتے اور نماز اشراق ادا کر کے باہر تشریف لاتے۔ ذی رائے لوگوں کو اپنے پاس بلاتے دن بھر کے ضروری امور کے متعلق ان سے خصوصی مشاورت فرماتے۔ اس کے بعد ناشتہ لایا جاتا جو کہ (اکثر اوقات) رات کے بچے ہوئے کھانے میں سے ہوتا۔ علمی، عملی، روحانی اور سماجی موضوعات پر گفتگو فرماتے، اس کے بعد تھوڑی دیر کے لیے گھر تشریف لے جاتے، باہر تشریف لاتے اور مسجد میں جا کر ایک کرسی پر تشریف فرما ہوتے اس وقت عام لوگ غریب، دیہاتی، کمزور، بچے اور خواتین آپ کے پاس اپنے مسائل کے حل کے لیے

تشریف لاتے، وہ اپنی ضروریات بیان کرتے، آپ ان کی ضروریات کو پورا جبکہ تکالیف کو دور کرنے کا حکم فرماتے۔ جب ان لوگوں سے آپ فارغ ہوتے تو آپ گھر میں تشریف لے جاتے معززین اور اشراف لوگوں سے ملاقات کرتے۔ ان کو فرماتے کہ آپ کو اشراف قوم اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ اس مجلس میں بطور خاص شریک ہونے کا شرف حاصل ہے۔ لہٰذا آپ کا فرض بنتا ہے کہ جو لوگ میرے پاس نہیں پہنچ سکتے آپ ان کی ضرورتیں مجھے بتلائیں۔ وہ ضرورتیں بتلاتے آپ ان کو پورا کرنے کا حکم جاری فرماتے۔ دوپہر کا کھانا لایا جاتا، احباب کے ساتھ مل کر تناول فرماتے۔ اسی دوران ایک خادم آپ کے قریب کھڑا رہتا جو لوگ تحریری مقدمات لے کر آئے ہوتے وہ پڑھ کر سناتا اور آپ ان کے بارے میں فیصلے فرماتے۔ آپ گھر جاتے اور ظہر کی نماز کے وقت باہر تشریف لاتے، بعد نماز ظہر خاص مجلس لگتی جس میں وزراء سے ملکی امور کے متعلق مشورہ ہوتا اور احکامات جاری ہوتے۔ مجلس عصر تک جاری رہتی، آپ عصر کی نماز ادا کرتے اور پھر عشاء کے وقت تک مختلف امور میں مشغول رہتے، عشاء کی نماز کے بعد امراء سے امور سلطنت پر گفتگو ہوتی۔ یہ گفتگو ختم ہوتی اور علمی مباحثے شروع ہو جاتے اور یہ سلسلہ رات گئے تک جاری رہتا۔

مروج الذہب بہامش کامل ابن اثیر از مسعودی

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور تواضع:

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: لَمَّا بَلَغَنَا ظُهُورُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ وَافِدًا عَنْ قَوْمِي حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ أَصْحَابَهُ قَبْلَ لِقَائِهِ فَقَالُوا: قَدْ بَشَّرَنَا بِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مِنْ قَبْلَ أَنْ تَقْدَمَ عَلَيْنَا بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَقَالَ: قَدْ جَاءَكُمْ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ ثُمَّ لَقِيتُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَحَّبَ بِي وَأَدْنَى مَجْلِسِي وَبَسَطَ لِي رِدَاءَهُ فَأَجْلَسَنِي عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ وَأَطْلَعَنِي مَعَهُ وَأَنَا مِنْ دُونِهِ ثُمَّ حَمِدَ اللهَ وَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ أَتَاكُمْ مِنْ بِلَادٍ بَعِيدَةٍ مِنْ بِلَادِ حَضْرَمَوْتَ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ بَقِيَّةُ أَبْنَاءِ الْمُلُوكِ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ يَا وَائِلُ وَفِي وَلَدِكَ ثُمَّ نَزَلَ وَأَنْزَلَنِي مَعَهُ وَأَنْزَلَنِي مَنْزِلًا شَاسِعًا عَنِ الْمَدِينَةِ وَأَمَرَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَنْ يُبَوِّئَنِي إِيَّاهُ فَخَرَجْتُ وَخَرَجَ مَعِي حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ قَالَ: يَا وَائِلُ إِنَّ الرَّمْضَاءَ قَدْ أَصَابَتْ بَاطِنَ قَدَمِي فَأَرْدِفْنِي خَلْفَكَ فَقُلْتُ: مَا أَضَنُّ عَلَيْكَ بِهَذِهِ النَّاقَةِ وَلَكِنْ لَسْتَ مِنْ أَرْدَافِ الْمُلُوكِ وَأَكْرَهُ أَنْ أُعَيَّرَ بِكَ، قَالَ: فَأَلْقِ إِلَيَّ حِذَاءَكَ أَتَوَقَّى بِهِ مِنْ حَرِّ الشَّمْسِ قَالَ: مَا أَضَنُّ عَلَيْكَ بِهَاتَيْنِ الْجِلْدَتَيْنِ، وَلَكِنْ لَسْتَ مِمَّنْ يَلْبَسُ لِبَاسَ الْمُلُوكِ وَأَكْرَهُ أَنْ أُعَيَّرَ بِكَ....

المعجم الصغیر للطبرانی، رقم الحدیث:1176

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی اطلاع ملی تو میں اپنی قوم کی طرف سے وفد لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں مدینہ منورہ آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ملا، انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے آنے کی خوشخبری تین دن پہلے دی ہے اور فرمایا تھا کہ آپ لوگوں کے پاس وائل بن حجر آئے گا۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا، آپ نے

مجھے مرحبا فرمایا اور مجھے اپنے قریب کیا، میرے لیے اپنی مبارک چادر بچھائی، مجھے اس پر بٹھایا اس کے بعد صحابہ کرام کو بلوایا، جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور مجھے بھی چڑھایا میں آپ کے پیچھے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: لوگو! یہ وائل بن حجر ہیں، آپ کے پاس بہت دور کے شہر سے آیا ہے، کسی کے مجبور کیے بغیر اپنی مرضی اور خوشی سے آیا ہے۔ اور بادشاہوں کی اولاد میں سے ہے۔ (پھر مجھے فرمایا) اے وائل! اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کی اولاد میں برکت عطا فرمائے۔ منبر سے نیچے تشریف لائے اور مجھے بھی اتارا، مجھے مدینہ منورہ سے دور ایک جگہ پر مہمان کے طور پر ٹھہرایا اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ مجھے اس مکان تک چھوڑ آئیں۔ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلا، جب کچھ راستہ طے ہوا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: وائل! گرمی کی وجہ سے میرے پاؤں جھلس رہے ہیں اس لیے مجھے اپنے ساتھ سواری پر بٹھا لیں۔ میں نے کہا: میں اس معاملے میں بخل نہیں کرتا لیکن میرا تعلق شاہی خاندان سے ہے اور میں یہ نہیں چاہتا کہ مجھے کوئی اس بات کی عار دلائے کہ میں نے اپنے ساتھ عام شخص کو سواری پر سوار کر لیا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: (کیونکہ میں حکم نبوی کی تعمیل کے پیش نظر جوتے پہنے بغیر ہی آپ کے ساتھ آگیا ہوں) اس لیے مجھے اپنا جوتا ہی دے دو تاکہ سورج کی تپش سے بچ سکوں۔ میں نے کہا کہ (جوتوں کی کوئی بات نہیں) میں اس میں بخل نہیں کرتا لیکن میں آپ کو بادشاہوں کا لباس پہناؤں تو مجھے عار دلائی جائے گی کہ شاہی لباس عام لوگوں کو پہنا دیا۔

الغرض! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی وجہ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ یونہی ننگے پاؤں پیدل ساتھ ساتھ چلتے رہے حالانکہ آپ اپنی قوم کے سردار اور سردار کے بیٹے تھے۔

حضرت معاویہ ؓ اور ایفائے عہد:

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ - رَجُلٍ مِنْ حِمْيَرَ - قَالَ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّومِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ غَزَاهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ أَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ فَنَظَرُوا فَإِذَا عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ يَقُولُ: مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَشُدُّ عُقْدَةً وَلَا يَحُلُّهَا حَتَّى يَنْقَضِيَ أَمَدُهَا أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ. فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ.

سنن ابی داود، رقم الحدیث:2761

ترجمہ: قبیلہ حِمْیَر کے ایک شخص حضرت سُلیم بن عامر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان (ایک مقررہ مدت تک جنگ بندی کا) معاہدہ تھا۔ (اس زمانے میں) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے شہروں میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ جب جنگ بندی کی مدت ختم ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس علاقے پر فوج کشی کی (حملہ کر دیا) ایک شخص عربی یا ترکی گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور بآواز بلند کہنے لگا: اللہ اکبر اللہ اکبر وفاء لا غدر۔ عہد کا پاس ولحاظ رکھو! بدعہدی نہ کرو۔ لوگوں نے دیکھا تو وہ صحابی رسول حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو اس صورتحال کی آگاہی کے لیے ان کے پاس بھیجا تو انہوں نے فرمایا کہ

میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کا کسی قوم سے معاہدہ تو وہ معاہدہ نہ توڑے اور نہ ہی (اس معاہدے کے ہوتے ہوئے) کوئی نیا معاہدہ کرے جب تک کہ معاہدے کی مدت پوری نہ ہو جائے یا برابری پر عہد ان کی طرف واپس نہ کر دے۔ یہ بات سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (مفتوحہ علاقے کو خالی کرتے ہوئے) واپس تشریف لے آئے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور مسئلہ توسل:

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ الْخَبَائِرِيِّ أَنَّ السَّمَاءَ قَحِطَتْ فَخَرَجَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَأَهْلُ دِمَشْقَ يَسْتَسْقُونَ. فَلَمَّا قَعَدَ مُعَاوِيَةُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ: أَيْنَ يَزِيدُ بْنُ الأَسْوَدِ الْجُرَشِيُّ؟ قَالَ: فَنَادَاهُ النَّاسُ فَأَقْبَلَ يَتَخَطَّى فَأَمَرَهُ مُعَاوِيَةُ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَعَدَ عِنْدَ رِجْلَيْهِ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَشْفِعُ إِلَيْكَ الْيَوْمَ بِخَيْرِنَا وَأَفْضَلِنَا. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَشْفِعُ إِلَيْكَ بِيَزِيدَ بْنِ الأَسْوَدِ الْجُرَشِيِّ. يَا يَزِيدُ ارْفَعْ يَدَيْكَ إِلَى اللّٰهِ. فَرَفَعَ يَزِيدُ يَدَيْهِ وَرَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ فَمَا كَانَ أَوْشَكَ أَنْ ثَارَتْ سَحَابَةٌ فِي الْمَغْرِبِ وَهَبَّتْ لَهَا رِيحٌ فَسُقِينَا حَتَّى كَادَ النَّاسُ لَا يَصِلُونَ إِلَى مَنَازِلِهِمْ.

الطبقات الکبریٰ لابن سعد، رقم الحدیث:3825

ترجمہ: حضرت سُلیم بن عامر الخبائری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آسمان سے پانی برسنا بند ہو گیا، تو حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما اور اہل دمشق بارش کی دعا کرنے کے لیے گھروں سے نکلے۔ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے تو فرمایا: یزید بن اسود الجرشی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے انہیں آواز دی، تو وہ آگے بڑھتے ہوئے تشریف لائے۔ حضرت

معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تو وہ منبر پر چڑھے اور نیچے کی طرف بیٹھے۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! آج ہم لوگ آپ کی جانب اپنے بہترین اور افضل آدمی کی شفاعت طلب کرتے ہیں، اے اللہ! ہم آپ کی بارگاہ میں یزید بن اسود الجرشی کی ذات کو پیش کرتے ہیں، اے یزید! آپ اپنے ہاتھوں کو اللہ تعالیٰ کی جانب اٹھائیں، حضرت یزید بن اسود رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور لوگوں نے بھی اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔ جلد ہی مغرب کی جانب ایک بادل اٹھا اور اسے ہوا لے (کر ہماری جانب) اڑی، تب (بارش ہوئی اور) ہم لوگ ایسے سیراب ہوئے کہ لوگوں کا اپنے مکانوں تک پہنچنا تقریباً دشوار ہو گیا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور مزاح:

أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ مِنْ مُعَاوِيَةَ أَنْ يُسَاعِدَهُ فِي بُناءِ دَارٍ بِاثْنَىْ عَشَرَ أَلَف جِذْعٍ مِنَ الْخَشَبِ. فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: أَيْنَ دَارُكَ؟ قَالَ: بِالْبَصْرَةِ. وَكَمِ اتِّسَاعُهَا؟ قَالَ: فَرْسَخَانِ فِي فَرْسَخَيْنِ. قَالَ: لَا تَقُلْ دَارِى بِالْبَصْرَةِ، وَلَكِنْ قُلِ الْبَصْرَةُ فِي دَارِى.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت ترجمۃ معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: کسی شخص نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں مکان بنوا رہا ہوں مجھے آپ کے تعاون کی ضرورت ہے، آپ مجھے 12 ہزار درخت عطا فرما دیجیے! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ کہاں گھر بنوا رہے ہو؟ اس نے کہا: بصرہ میں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ گھر کی لمبائی چوڑائی کیا ہے؟ اس نے کہا کہ دو فرسخ لمبائی اور دو فرسخ ہی چوڑائی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر یوں مت کہو کہ میرا گھر بصرہ میں ہے بلکہ یوں کہو کہ بصرہ میرے

گھر میں ہے۔

فائدہ: فرسخ.... کلومیٹر کے حساب سے اس کی مقدار پانچ سے ساڑھے پانچ کلو میٹر بنتی ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا آخری خطبہ:

أَنَّ آخِرَ خُطْبَةٍ خَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ أَنْ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي مِنْ زَرْعٍ قَدِ اسْتَحْصَدَ، وَإِنِّي قَدْ وَلِيتُكُمْ، وَلَنْ يَلِيَكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي إِلَّا مَنْ هُوَ شَرٌّ مِنِّي، كَمَا كَانَ مَنْ وَلِيَكُمْ قَبْلِي خَيْرًا مِنِّي۔

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت ترجمۃ معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: وہ آخری خطبہ جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دیا اس میں فرمایا: لوگو! کھیتی کے کٹنے کا وقت (اپنی موت کی طرف اشارہ) قریب آچکا ہے۔ میں تمہارا والی (حکمران) تھا میرے بعد مجھ سے بہتر کوئی حکمران نہیں آئے گا جو آئے وہ مجھ سے کم ہو گا (کیونکہ مجھے حکمران ہونے کے ساتھ ساتھ صحابیت کا اعزاز بھی حاصل ہے)

اللہ تعالیٰ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک صحابی سے سچی عقیدت اور اطاعت والی محبت نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

محمد الیاس گھمن

پیر، 21 فروری، 2022ء